خبر و نظر

جون 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

- "ڈیٹرائیٹ میں اسلام کے فروغ" کے بارے میں نمائش
- امریکی قصہ گو نے پاکستانی شائقین کو مسحور کردیا
- یوم ارض کے موقع پر عکسی نمائش

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن 8 مئی 2008 کو کراچی میں کراچی اسٹاک ایکسچینج کے ارکان سے خطاب کررہی ہیں۔ تصویر میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی بھی نمایاں ہیں۔

کراچی قونصل خانہ کی سرگرمیاں

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی اور سندھ پولیس کے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل طارق جمیل کراچی میں 2 مئی 2008ء کو امریکی محکمہ انصاف، بین الاقوامی فوجداری تحقیقات کی تربیتی معاونت کے پروگرام اور اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے تعاون سے سندھ پولیس کے لئے پبلک میڈیا تعلقات کے موضوع پر منعقد ہونے والے کورس کے شرکاء کے ہمراہ۔

خبرونظر

شمارہ نمبر 6 جون 2008ء

فہرستِ مضامین

04 قارئین خبرونظر کے خطوط

05 امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک کا دورۂ پاکستان

07 لوک داستانیں اور لوک گیت

08 عالمی یوم ارض کے موقع پر تصویری مقابلہ

09 فل برائیٹ پروگرام ایک نمایاں سرمایہ کاری ہے: سفیر پیٹرسن

10 ماحولیات ایک عالمی مسئلہ ہے: ڈاکٹر عادل نجم

12 لاہور میں ایپل کمپیوٹرز کے اسٹور کا افتتاح

13 پاکستان میں تعلیم کی بہتری کیلئے 90 ملین ڈالر کے منصوبہ کا آغاز

14 ڈیٹرائیٹ میں اسلام کا فروغ کے موضوع پر اسلام آباد میں نمائش

16 حقیقی امریکہ دیکھنا

18 صحافی بہترین پیشہ ورانہ معیار اور ایمانداری سے کام کریں: امریکی سفارتکار

19 تاجر برادری بہتر مفاہمت کے فروغ میں مدد دے: سفیر پیٹرسن

20 کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا افتتاح

ایڈیٹران چیف

الیز بتھ او کولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: Infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

تجمل حسین چوراہی

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

امریکی داستان گو ریڈ فیدر وومین اور بلوچی لوک فنکار اختر چنل کا لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں اپنے فن کے مشترکہ مظاہرہ کے بعد 'خبرونظر' کے لئے خصوصی فوٹو

قارئین خبرونظر کے خطوط

تصاویر زیادہ مواد کم

''خبرونظر'' باقاعدگی سے مل رہا ہے جس کے لئے بیحد شکرگزار ہوں۔ رسالے کی مزید بہتری کے لئے چند تجاویز پیش خدمت ہیں: ہر مضمون میں تصاویر کی تعداد زیادہ اور مواد کم ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسا دونوں حصوں یعنی اردو اور انگریزی میں ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو جو تصاویر اردو کے حصے میں شامل ہوں اُن کو انگریزی حصے میں شامل نہ کریں اور جو انگریزی حصے میں شامل ہوں وہ اردو کے حصے میں نہ ہوں۔ اس طرح مزید مضامین اور مواد کے لئے جگہ نکل آئے گی۔ اس کے علاوہ کم از کم دو صفحات 'سوال و جواب' کیلئے شروع کریں تاکہ امیگریشن، تعلیم، ملازمت، کاروبار وغیرہ کے حوالے سے لوگ سوال کرسکیں۔ اپریل کے شمارے میں کئی مضامین ایسے تھے جن میں ان پروگراموں کے حوالے سے کروڑوں ڈالرز دینے کا وعدہ موجود تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ایسے پروگراموں اور منصوبوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں جن کے لئے رقم فراہم کی گئی اور اُن کی تکمیل کے بعد پاکستانی عوام یا معاشرے میں تبدیلیاں نظر آئیں۔ اس مرتبہ بھی انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام کے تحت امریکہ جانے والی ثمینہ امتیاز صاحبہ کے خیالات جاننے کا موقع ملا۔ ان کا کہنا ہے کہ ''جو لوگ اس طرح کے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں وہ ایسے نظریات اور خیالات کے ساتھ واپس آتے ہیں، جو اُن کے معاشروں میں تبدیلی لانے کا سبب بن سکتے ہیں۔'' اب تک بہت سے اصحاب اس پروگرام کے تحت امریکہ جا چکے ہیں ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ وہ وہاں سے لائے ہوئے نظریات اور خیالات سے پاکستانی معاشرے میں کیا تبدیلی لائے؟

گلزار عثمانی، لاہور

نیا اور لاجواب

آپ کا دلچسپ اور خوبصورت رسالہ مسلسل وقت مقررہ پر مل جاتا ہے جسکا میں بیحد مشکور ہوں۔ مئی 2008ء کا سرورق نیا اور لاجواب ہے۔ پاکستانی بچوں کے لیئے تعلیمی کھلونے دیکھ کر وہ کس قدر خوش ہوئے ہیں اس کا اندازہ اُن کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹ اور خوشی سے ہوتا ہے۔ امریکہ اور اس کی عوام جس طرح غریب اور بے بس بچوں کی تعلیم میں اعانت کر رہے ہیں اس پر ہم زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ امریکہ ہر شعبۂ زندگی میں قدم قدم پر ہمارے عوام کی مدد کر رہا ہے، آپ کے رسالے کا ایک ایک ورق اس بات کا ثبوت ہے۔

نواب حضور الحسن صدیقی، کراچی

گزشتہ دو شمارے

''خبرونظر'' کے گزشتہ دو شمارے نظر سے گزرے۔ پاک امریکہ دوستی پر مبنی پروگراموں کے حوالے سے معلوماتی مضامین کو جس خوبصورت پیرائے میں مرتب کیا گیا ہے اس کی مثال کسی دوسرے رسالے میں ملنا مشکل ہے۔ میری رائے میں یہ رسالہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان حائل فاصلوں کو برق رفتاری سے ختم کرنے کا موجب بن رہا ہے۔

رانا عارف محمود، شیخوپورہ

اچھی کاوش

اپریل کے شمارے میں دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات پر مباحثہ ایک اچھی کاوش ہے۔ اس وقت دنیا میں جو دہشت گردی اور انتہا پسندی کی لہر چل رہی ہے، اس پر تمام مذاہب کے اسکالرز کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیئے اور کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے۔ برائے مہربانی امریکی شاعری، کسی نامور امریکی اسکالر کی سوانح حیات اور امریکی تعلیمی نظام کے بارے میں مضامین شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

آصف انصاری، جامشورو

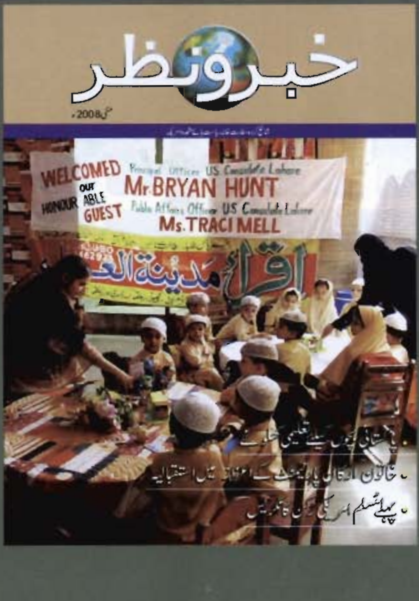

مقامی امریکی داستان گو ریڈ فیدر نے پاکستانی شائقین کو اپنے فن سے مسحور کر دیا

20 سے 30 اپریل تک پاکستان کے اپنے پہلے دورے کے دوران قدیم امریکی داستان گو اور نغمہ نگار روز ریڈ ایلک نے، جو عام طور پر ریڈ فیدر وومین کے نام سے جانی جاتی ہیں، کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی اور اسلام آباد میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ روز ریڈ ایلک نے، جن کے دورے کا اہتمام امریکی سفارتخانہ نے کیا تھا، اپنے ساتھ مقامی داستان گوؤں کو بھی شامل کیا، تا کہ وہ بھی داستانیں سنا سکیں۔

روز ریڈ ایلک نے، پاکستان میں جہاں بھی فن کا مظاہرہ کیا، لوگ ان کی گلوکاری، رقص، داستان گوئی اور پاکستانی لوگوں سے ثقافتی روابط بڑھانے کی ان کی خواہش سے، بہت متاثر ہوئے اور انھیں خوب داد دی۔

وہ گٹار بجاتے ہوئے اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہیں اور قدیم امریکیوں کی تاریخ سے تعلق رکھنے والی داستانیں، اُن کی ثقافت میں ارواح کے کردار، علاج کے لئے جڑی بوٹیوں کے استعمال کے فن، جو اب متروک ہو چکا ہے اور مشکل حالات حتیٰ کہ جنگ کے زمانے میں دیانتداری اور عالی ظرفی جیسی اعلیٰ اقدار کے بارے میں داستانیں بیان کرتی ہیں۔ وہ 20 سال سے گلوکاری اور داستان گوئی کر رہی ہیں، جس کا مقصد صرف یہ نہیں کہ دوسروں کو اپنی ثقافت سے روشناس کرا کر اپنی ثقافت کو زندہ رکھا جائے بلکہ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ سامعین کو مادرِ وطن کی اہمیت کا درس دیا جائے۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک، اسلام آباد کے لوک ورثہ میوزیم میں اپنے فن کے مظاہرہ کے دوران فٹبال کے کھلاڑیوں کے ساتھ محوِ رقص ہیں۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور مدرسہ جامعہ فاطمہ مغل پورہ، لاہور کے علمائے کرام کے ساتھ۔

انھوں نے پاکستان میں اپنے 10 روزہ قیام کو اپنے لئے بہت قیمتی تجربہ قرار دیا' کیونکہ یہاں قدیم امریکیوں کی تہذیب وثقافت کے بارے میں لوگوں کی معلومات بہت کم ہیں' جو صرف ہالی وڈ کی فلموں سے حاصل شدہ ہیں۔

روز نے' جو دور دراز کا سفر کر کے امریکہ سے یہاں پہنچی تھیں' اور جن کا مشن یہ ہے کہ ثقافتی ورثے کے تبادلے کے ذریعے افہام وتفہیم کے پُل تعمیر کئے جائیں' کہا کہ "میں یہاں کے لوگوں کی محبت' شفقت اور فراخدلی سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے پاکستان سے محبت ہوگئی ہے۔"

کراچی: ریڈ فیدر وومن نے 21 اپریل کو پاکستان امریکن کلچرل سنٹر' کراچی میں سامعین کی ایک مختصر تعداد کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے روایتی داستانیں اور لوک گیت پیش کئے' جن میں امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا گیا تھا۔ انھوں نے وہ داستانیں سنائیں' جو برسوں پہلے اُن کے باپ دادا نے انھیں سنائی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے وہ گیت بھی پیش کئے' جو انھوں نے خود تیار کئے ہیں اور جو اُن کی داستان گوئی میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ کراچی میں قیام کے دوران انھوں نے کراچی آرٹس کونسل میں مقامی فنکاروں اور طلبا سے بھی ملاقات کی۔

لاہور: لاہور میں روز ریڈ ایلک نے دو دن میں پانچ مرتبہ فن کا مظاہرہ کیا۔ یہاں بھی انھوں نے اپنے فن داستان گوئی اور لوک گیتوں سے لوگوں کو مسحور کیا۔ سامعین کی اکثریت ایسے لوگوں کی تھی' جنھوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ کسی قدیم امریکی کو دیکھا تھا۔ اپنے قیام کے دوران انھوں نے رفیع پیر تھیٹر ورکشاپ میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا' جہاں 200 چیدہ چیدہ اور فن کی باریکیوں کو سمجھنے والے سامعین موجود تھے۔ انھوں نے ایک استقبالیہ میں لاہور کے آرٹ اور تھیٹر کے سرپرستوں سے بھی ملاقات کی۔ تاہم زیادہ تر اپنے فن کا مظاہرہ تمام عمر کے طلبا کے لئے کیا۔ روز ریڈ ایلک نے لاہور لرننگ الائنس اور مدرسہ جامعہ فاطمیہ میں طلبا کے لئے ایک ایک گھنٹے اپنے فن داستان گوئی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ ہربنس پورہ میں ایم سی ایلا سکول میں ایکسیس انگلش مائیکرو اسکالرشپ پروگرام کے طلبا کے لئے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ایوارڈ یافتہ قدیم امریکی داستان گو نے لاہور میں اپنے دورے کا اختتام مقامی تھیٹر گروپ انٹرا ایکٹو ریسورس سنٹر کے اسٹوڈیو میں پروگرام پیش کر کے کیا۔

پشاور: روز ریڈ ایلک نے پشاور میں پیش کئے جانے والے اپنے پروگراموں میں پشتون اور امریکی قبائلی معاشرے کے درمیان مماثلت کو اجاگر کیا۔ اُنھوں نے لنکن کارنر میں پشاور یونیورسٹی کے فنونِ لطیفہ' انگریزی اور صحافت کے طلبا کے ساتھ داستان گو اور گلوکار کے طور پر اپنے تجربات کا تبادلہ کیا۔ طلبا نے بڑے شوق سے اُن سے داستانیں سنیں اور قدیم امریکیوں کی ثقافت' معاشرت اور اقدار کے بارے میں سوالات پوچھے۔ انھوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ پشتون اور امریکی قبائلی ثقافت میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ انھوں نے پرنسپل آفیسر لین ٹریسی کی رہائش گاہ پر شام کو اپنے فن کا مظاہرہ کیا' جس میں 50 کے قریب اساتذہ' دانشوروں' صحافیوں' سیاسی لیڈروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے کارکنوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کے ایک گروپ نے ڈھول کی تھاپ پر اُن کے ساتھ رقص بھی کیا۔ ایک مہمان کا کہنا تھا کہ روز ریڈ واقعی ایک عظیم داستان گو ہیں۔

اسلام آباد: فخر بلوچستان اختر چنال اور ریڈ فیدر وومن نے لوک ورثہ، اسلام آباد میں اپنے اپنے علاقوں کی لوک داستانیں پیش کیں۔ ان دونوں کی پرفارمنس نے لوک گیتوں اور رقص کے ذریعے سامعین کو مسحور کر دیا۔ ایلک نے راولپنڈی میں فاطمہ جناح یونیورسٹی اور نیشنل کالج آف آرٹس میں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک پشاور یونیورسٹی کے لنکن کارنر میں طلبہ وطالبات سے باتیں کر رہی ہیں۔

لوک داستانیں اور لوک گیت

ریڈ فیدر وومن کی "خبر و نظر" سے گفتگو

میرا روایتی نام ایکا لیوتاوِن ہے، جس کا مطلب ہے سرخ پروں والی خاتون۔ میرا انگریزی نام ہے روز ریڈ ایلک، جبکہ شادی کے بعد میرا نام ہے روز ہیووڈ۔ گویا میرے کئی نام ہیں۔ میرا تعلق مونٹانا میں قدیم امریکیوں کے لئے مخصوص علاقے سے ہے۔ میں آسنی بوئن لاکوٹا قبیلے سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے پاس بزنس، الیکٹرانکس، ٹیکنالوجی اور سوشیالوجی کی ڈگریاں ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے امریکہ کی ایک بہترین یونیورسٹی ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی سے انتھروپالوجی میں بھی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔

اگرچہ میں نے 1997 میں باقاعدہ داستان گوئی کا پیشہ اختیار کیا، لیکن دراصل میں نے اپنی بڑی بیٹی کے اسکول کے زمانے میں اس وقت قدیم امریکیوں کی ثقافت کے بارے میں داستانیں اور تقریریں شروع کر دی تھیں، جب میری بیٹی ننھی سی ہوتی تھی۔ اس طرح میں نے اپنے فنی سفر کا آغاز کیا۔ بعد میں مَیں نے گیتوں میں داستانوں کو بھی شامل کرنا شروع کر دیا۔ میرا تعلق موسیقاروں اور فنکاروں کے قدیم گھرانے سے ہے۔ میرے والد اور والدہ دونوں گلوکار تھے۔ میرے دادا جاز موسیقار تھے۔ لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اسے باقاعدہ پیشے کے طور پر اختیار کروں گی، کیونکہ میں اپنے بچوں کی پرورش کر رہی تھی۔ اس وقت میرا یہی خیال تھا کہ کالج کی تعلیم مکمل کروں اور اپنے بچوں کی نگہداشت کروں۔

امریکی داستان گو ریڈ روز ایلک اور قائم مقام امریکی قونصل جنرل کیتھرین روڈریگیز کراچی میں ایک تقریب میں محوِ رقص ہیں۔

بہر حال 2005ء میں مَیں نے ملازمت ختم کر دی اور داستان گوئی کو مکمل وقت دینا شروع کر دیا۔ میں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے فنکاروں کی ایک ٹیم بھی تیار کی ہے۔ اس میں کچھ سال لگے ہیں۔ مجھے کئی اعزازات بھی مل چکے ہیں۔ میں اس سال مختصر کہانیوں کی اپنی پہلی کتاب شائع کروں گی۔

میں اپنے فن کے ذریعے یہ کوشش کرتی ہوں کہ لوگوں کو تفریح کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت بھی حاصل ہو۔ میرے سامعین میں ہر عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ میرا طریقہ کار ایسا نہیں، جس طرح عام اسکولوں میں ہوتا ہے۔ میں بچوں کے سامنے بڑے شوق سے اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہوں، کیونکہ بچے اتنے پیارے ہوتے ہیں اور وہ حقیقی قدیم امریکیوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں کئی ایسی داستانیں سناتی ہوں، جو مجھے باپ دادا سے ورثہ میں ملی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی قدیم داستانیں بھی سناتی ہوں، جو میں نے دوسرے بزرگوں سے سنی ہیں۔

میں جہاں بھی یہ داستانیں سناتی ہوں، لوگ انھیں بہت شوق سے سنتے ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ امریکہ میں بھی بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں، جنھیں قدیم امریکی باشندوں کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ میں اپنے فن کے ذریعے غیر امریکیوں کو قدیم امریکیوں کے بارے میں بتاتی ہوں، جبکہ قدیم امریکی باشندوں کو اپنے ثقافتی ورثہ کے بارے میں فخر کا احساس دلاتی ہوں۔ میری داستانوں کا مرکزی موضوع یہ ہوتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک ضرب المثل ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہم سب رشتہ دار ہیں۔ میری داستانوں کا موضوع یہ ہوتا ہے کہ ہم سب زمین کے محافظ ہیں۔ ہم سب کو منفرد صلاحیتیں حاصل ہیں۔ میں بعض مزاحیہ داستانیں بھی سناتی ہوں۔ اس کے علاوہ جانوروں کے بارے میں بھی کہانیاں سناتی ہوں۔ لیکن ان میں سے کئی کہانیاں میں نہیں سنا سکتی، کیونکہ داستان کا انتخاب کرتے وقت میں یہ دیکھتی ہوں کہ کون سی داستان سب کے لئے پسندیدہ اور عالمگیر نوعیت کی ہوگی۔

دنیا میں داستان گوئی کا فن زوال پذیر ہے۔ یہ فن ایسا ہے کہ اسے زندہ رہنا چاہئے اور اس کے سمجھنے والے موجود رہنے چاہئیں۔ میرا تعلق زبانی حکایات بیان کرنے والی ثقافت سے ہے۔ میرے قبیلے کے لوگوں کی تحریری شکل میں کوئی زبان نہیں تھی۔ معلومات زبانی طور پر منتقل کی جاتی تھیں۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔ جب تک داستان گو موجود ہیں، یہ روایت زندہ رہے گی۔ داستان گو تفریح بھی مہیا کرتا ہے، اور تعلیم و تربیت کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔ داستان گوئی واقعی ایک فن ہے۔ جس طرح ایک موسیقار اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے، اسی طرح داستان گو کو بھی جب بھی موقع ملے، اپنے فن کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ درحقیقت ہم سب داستان گو ہیں کیونکہ ہم سب کچھ نہ کچھ بیان کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ شام مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا قدیم امریکی باشندے ناپید ہو چکے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، دیکھئے مَیں قدیم امریکی یہاں موجود ہوں۔ میں ایک زندہ مثال ہوں کہ قدیم امریکی زندہ ہیں۔ ابھی تک ہماری ثقافت زندہ ہے۔ لیکن دنیا یہ سمجھتی ہے کہ شائد ہم صفحۂ ہستی سے غائب ہوتے جا رہے ہیں اور یہ کہ ہم ابھی تک مظاہر فطرت کی پرستش کرتے ہیں۔ بہت سے قدیم امریکی باشندے اب ایسا نہیں کرتے۔ وہ بہت ماڈرن ہو چکے ہیں اور نئے زمانے میں ڈھل چکے ہیں۔ لیکن قدیم امریکیوں کی اقدار اب بھی زندہ ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ عالمی یوم ارض کے موقع پر ہونے والے تصویر کشی کے مقابلہ میں کامیاب ہونے والے ایک طالبعلم کو تعریفی سند دے رہی ہیں۔

عالمی یوم ارض کے موقع پر امریکی سفارتخانہ کے زیر اہتمام تصویری مقابلہ

امریکی سفارتخانہ نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ فارانوائرمینٹل ڈیویلپمنٹ اینڈ ریسرچ (پائیدار) کے اشتراک سے 22 اپریل 2008ء کو اسلام آباد میں طلبا وطالبات کے مابین کل پاکستان عکسی مقابلہ میں منتخب کردہ تصاویر کی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ نمائش یوم ارض کے موقع پر زمین ، میرا گھر کے زیرعنوان منعقد کی گئی۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ نے اس موقع پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں جن بچوں نے اسکول میں ماحول کی حفاظت کے متعلق تعلیم حاصل کی وہ بڑے ہو کر اشیاء کو دوبارہ قابل استعمال بنانے، شجر کاری ، آبی وسائل کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے علمبردار بن گئے۔ اُنہوں نے کہا کہ اب بھی طالب علم اپنے اپنے خاندانوں کو یہ بتا کر رہنمائی کر سکتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے۔

یوم ارض منانے کا آغاز 22 اپریل 1970ء کو امریکہ میں کیا گیا۔ اس کا تصور وسکانسن سے تعلق رکھنے والے امریکی سینیٹر گیلارڈ نیلسن نے پیش کیا جو ماحول کے تحفظ کے لئے فکرمند رہتے تھے۔ اس بات کو 38 برس بیت گئے اور یوم ارض ایک عالمی پیمانے پر منائی جانے والی تقریب بن چکی ہے اور اب دنیا بھر کے 140 ملکوں میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کا مقصد زمین کے ماحول کے بارے میں شعور وآگہی پیدا کرنا ہے۔

اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، کراچی، کبیر والہ اور ٹھٹھہ کے لگ بھگ 60 اسکولوں نے ماحولیات کے تحفظ کے عنوان سے ہونے والے اس تصویری مقابلہ میں شرکت کی۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے والے طالبعلم فوٹوگرافرز میں انعامات تقسیم کیے۔

سرسید میموریل ہال میں طالب علم اور دیگر افراد عالمی یوم ارض کے موقع پر ہونے والے تصویر کشی کے مقابلہ میں کامیاب تصاویر کی نمائش دیکھ رہے ہیں۔

فل برائیٹ پروگرام دونوں ممالک کی ایک نمایاں سرمایہ کاری ہے: امریکی سفیر پیٹرسن

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 26 اپریل 2008ء کو اسلام آباد میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز میں فل برائیٹ کے سابق طالبعلموں کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں فل برائیٹ پروگرام کو "دونوں ممالک کی ایک نمایاں سرمایہ کاری" قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں یہ پروگرام دنیا کا بھر میں سب سے بڑا پروگرام ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت امریکہ اس پروگرام کے لئے سالانہ 19.5 ملین ڈالر فراہم کرتی ہے جبکہ اس پروگرام کے لئے فنڈ فراہم کرنے والا دوسرا بڑا ذریعہ پاکستان کا ہائیر ایجوکیشن کمیشن ہے جو سالانہ 10.5 ملین ڈالر فراہم کرتا ہے۔

امریکی سفیر نے، جو یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی اعزازی شریک چیئر پرسن بھی ہیں، کہا کہ لگ بھگ 175 ذہین پاکستانی طالب علم ہر سال ماسٹر ڈگری یا ڈاکٹریٹ کے لئے مکمل وظائف کے ساتھ امریکہ جاتے ہیں۔ درجنوں دیگر طالب علم فل برائیٹ سے ملحق دوسرے پروگراموں میں شرکت کے لئے، جن میں کمیونٹی کالج ٹریننگ سے لے کر امریکی جامعات میں اردو اور پشتو پڑھانے کے پروگرام شامل ہیں، وظائف حاصل کرتے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے اشتراک میں امریکہ کے لئے اہم ترین ترجیحات میں سے چند یہ ہیں: اس ملک میں جاری معاشی ترقی کی حوصلہ افزائی کی جائے، اور ایسے پروگراموں میں اعانت کی جائے جن سے ترقی کے ثمرات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے۔

اُنہوں نے کہا کہ چیلنج یہ ہے کہ ترقی اور جمہوری عمل میں ایک ساتھ پیش رفت کی جائے تا کہ لوگوں کو نہ صرف اقتصادی مواقع میسر آئیں بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی شرکت کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی کے ثمرات میں تمام شہریوں کی شرکت ناراض اور مخالف عناصر کی خطرناک قوتوں کے خلاف ایک مضبوط حصار ہے۔

امریکی سفیر نے پاکستان بھر سے نوجوانوں تک پہنچنے اور تعلیمی مشاورت فراہم کرنے پر یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان اب ان ممالک کی فہرست میں 23 ویں نمبر پر آگیا ہے جو اپنے طالب علم امریکی کالجوں اور جامعات بھیج رہے ہیں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکی تعلیمی اداروں میں زیادہ پاکستانی طالب علموں کا مطلب ہے کہ اس ملک کے زیادہ لوگوں کا امریکہ کو جاننے اور سمجھنے کے لئے آنا اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ زیادہ تعداد میں امریکیوں کو پاکستان اور اس کے عوام کے متعلق جاننے کے مواقع ملنا۔

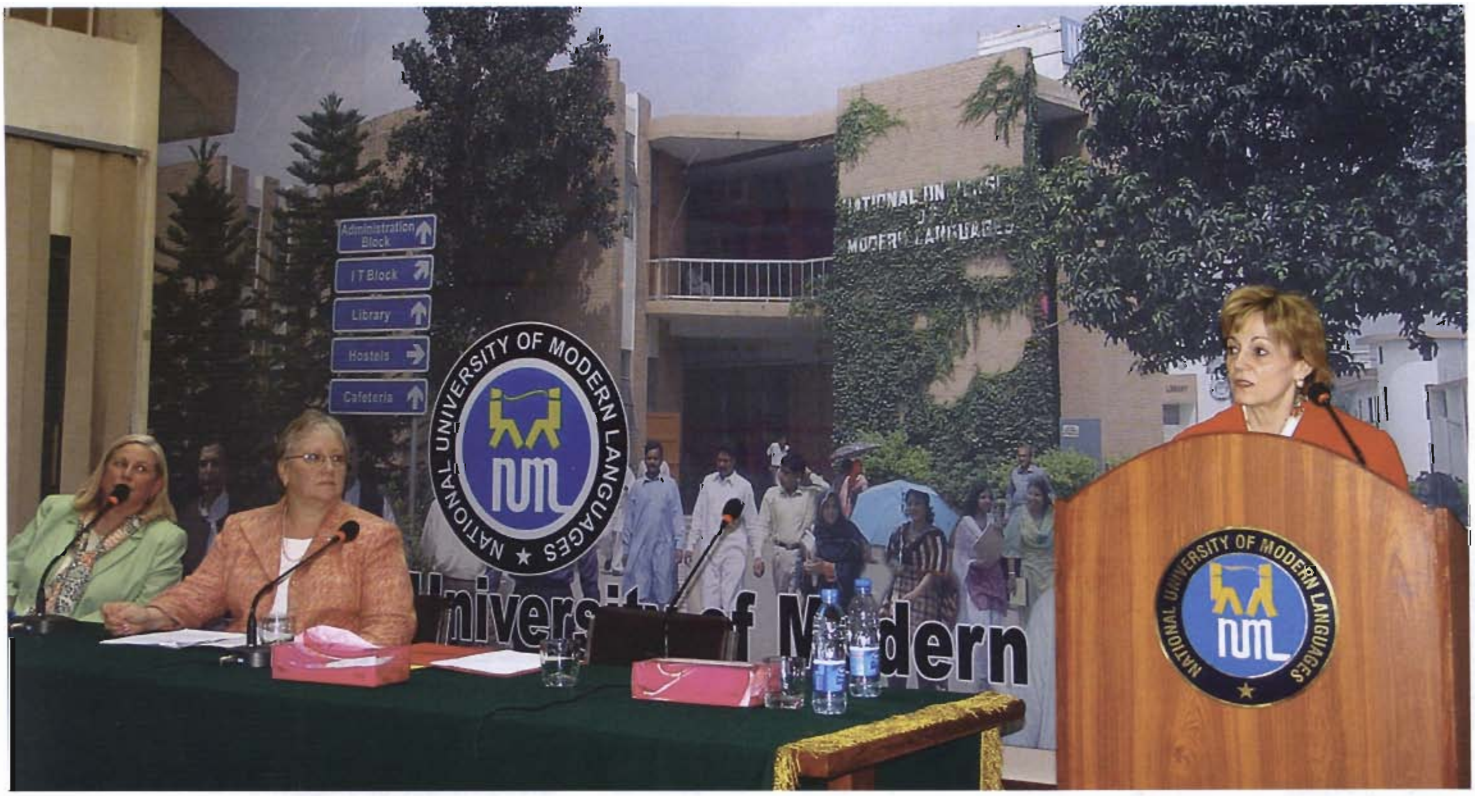

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز میں فل برائیٹ اسکالرشپ حاصل کرنے والے سابق طالبعلموں کی پانچویں سالانہ کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔